روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 20 جولائی 2002ء 9 جمادی الاول 1423 ہجری - 20 وفا 1381 ھش جلد 52-87 نمبر 163

تکلیف نہ دو

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب ابوجہل کے بیٹے عکرمہ نے اسلام قبول کیا تو لوگ ان کے متعلق کہتے تھے کہ یہ اللہ کے دشمن ابوجہل کا بیٹا ہے۔ حضرت عکرمہؓ نے رسول اللہؐ کے پاس اس کی شکایت کی تو حضورؐ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا لوگ تو معدن کی طرح ہوتے ہیں۔ جاہلیت کے بہترین لوگ اسلام میں بھی بہترین ہو سکتے ہیں اگر وہ علم دین حاصل کریں کسی مسلمان کو کسی کافر کی وجہ سے تکلیف نہ دیا کرو۔

(مستدرك حاكم كتاب معرفة الصحابه باب مناقب عكرمه جلد3ص271حديث نمبر5061)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

انسان کے ایمان کی تکمیل کے دو پہلو ہوتے ہیں اول یہ دیکھنا چاہئے کہ جب وہ مصائب کا تختہ مشق ہو اس وقت وہ خدا تعالیٰ سے کیسا تعلق رکھتا ہے؟ کیا وہ صدق، اخلاص، استقلال اور سچی وفاداری کے ساتھ ان مصائب پر بھی انشراح صدر سے اللہ تعالیٰ کی رضا کو تسلیم کرتا اور اس کی حمد و ستائش کرتا ہے یا شکوہ و شکایت کرتا ہے۔ اور دوسرے جب اس کو عروج حاصل ہو اور اقبال کو فروغ ملے۔ تو کیا اقتدار اور اقبال کی حالت میں وہ خدائے تعالیٰ کو بھول جاتا ہے اور اس کی حالت میں کوئی قابل اعتراض تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے یا اسی طرح خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتا اور اس کی حمد و ستائش کرتا ہے اور اپنے دشمنوں کو عفو کرتا اور ان پر احسان کر کے اپنی عالی ظرفی اور بلند حوصلگی کا ثبوت دیتا ہے۔

مثلاً ایک شخص کو کسی نے مارا ہے۔ اگر وہ اس پر قادر ہی نہیں ہوا کہ اس کو سزا دے سکے اور اپنا انتقام لے۔ پھر بھی وہ کہے کہ دیکھو میں نے اس کو کچھ بھی نہیں کہا، تو یہ بات اخلاق میں داخل نہیں ہو سکتی اور اس کا نام بردباری اور تحمل نہیں رکھ سکتے، کیونکہ اسے قدرت ہی حاصل نہیں ہوئی۔ بلکہ ایسی حالت ہے کہ گالی کے صدمہ سے بھی رو پڑے تو یہ تو ستر بی بی از بے چادری کا معاملہ ہے۔ اس کو اخلاق اور بردباری سے کیا تعلق !!!

(-) جب تک دونوں پہلو نہ ہوں خلق کا ثبوت نہیں ہو سکتا۔ اب مقابلہ میں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو کہ جب مکہ والوں نے آپؐ کو نکالا اور تیرہ برس تک ہر قسم کی تکلیفیں آپؐ کو پہنچاتے رہے۔ آپؐ کے صحابہؓ کو سخت سخت تکلیفیں دیں۔ جن کے تصور سے بھی دل کانپ جاتا ہے۔ اس وقت جیسے صبر اور برداشت سے آپؐ نے کام لیا، وہ ظاہر بات ہے۔ لیکن جب خدا تعالیٰ کے حکم سے آپؐ نے ہجرت کی اور پھر فتح مکہ کا موقع ملا تو اس وقت ان تکالیف اور مصائب اور سختیوں کا خیال کر کے جو مکہ والوں نے تیرہ سال تک آپؐ پر اور آپؐ کی جماعت پر کی تھیں آپؐ کو حق پہنچتا تھا کہ قتل عام کر کے مکہ والوں کو تباہ کر دیتے اور اس قتل میں کوئی مخالف بھی آپؐ پر اعتراض نہیں کر سکتا تھا، کیونکہ ان تکالیف کے لئے وہ واجب القتل ہو چکے تھے۔ اس لئے اگر آپؐ میں قوت غضبی ہوتی تو وہ بڑا عجیب موقع انتقام کا تھا کہ وہ سب گرفتار ہو چکے تھے۔ مگر آپؐ نے کیا کیا؟ آپؐ نے ان سب کو چھوڑ دیا (-) یہ چھوٹی سی بات نہیں ہے۔ مکہ کی مصائب اور تکالیف کے نظارہ کو دیکھو کہ قوت و طاقت کے ہوتے ہوئے کس طرح پر اپنے جانستاں دشمنوں کو معاف کیا جاتا ہے۔ یہ ہے نمونہ آپؐ کے اخلاق فاضلہ کا جس کی نظیر دنیا میں پائی نہیں جاتی۔

یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ مکہ والوں نے آپؐ کی نری تکذیب نہیں کی تھی۔ نری تکذیب سے جو محض سادگی کی بناء پر ہوتی ہے اس دنیا میں اللہ تعالیٰ سزائیں نہیں دیتا ہے، لیکن جب مکذب شرافت اور انسانیت کے حدود سے نکل کر بے حیائی اور دریدہ ذہنی سے اعتراض کرتا ہے اور اعتراضوں ہی کی حد تک نہیں رہتا، بلکہ ہر قسم کی ایذادہی اور تکلیف رسانی کے منصوبے کرتا ہے اور پھر اس کو حد تک پہنچاتا ہے، تو اللہ تعالیٰ کی غیرت جوش میں آتی ہے اور اپنے مامور و مرسل کے لئے وہ ان ظالموں کو ہلاک کر دیتا ہے جیسے نوحؑ کی قوم کو ہلاک کیا۔ یا لوطؑ کی قوم کو۔ اس قسم کے عذاب ہمیشہ ان شرارتوں اور مظالم کی وجہ سے آتے ہیں۔ جو خدا کے ماموروں اور ان کی جماعت پر کیے جاتے ہیں؛ ورنہ نری تکذیب کی سزا اس عالم میں نہیں دی جاتی۔ اس کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے اور اس نے ایک اور عالم عذاب کے لئے رکھا ہے۔

(ملفوظات جلد دوم ص 118)

دوسرا سالانہ اجتماع
واقفین نو پاکستان

خدا تعالیٰ کے فضل سے پاکستان بھر کے دسویں کلاس میں زیر تعلیم واقفین نو کا دوسرا سالانہ اجتماع مورخہ 12 تا 14 جولائی 2002ء کو طاہر ہوسٹل جامعہ احمدیہ (جونیئر سیکشن) میں کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ وکالت وقف نو تحریک جدید کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے اس اجتماع میں علمی مقابلہ جات، تحریری امتحان، انٹرویو کیریئر پلاننگ، سلائیڈز پروگرام اور تقاریر علماء و بزرگان کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس اجتماع کا افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے مورخہ 12 جولائی کو شام سوا سات بجے کیا۔ آپ نے اپنے افتتاحی خطاب میں وقف نو کی برکات، اہمیت اور ذمہ داریوں پر مشتمل سیدنا حضرت مسیح موعود اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قیمتی ارشادات پڑھ کر سنائے۔ جن میں خصوصیت سے وفا کا خلق اپنانے کی تلقین کی۔

دور و نزدیک کے اضلاع سے آئے ہوئے واقفین نو نے اجتماع کے تینوں دن کی کارروائی میں بھرپور حصہ لیا۔

اختتامی تقریب مورخہ 14 جولائی 2002ء کو صبح پونے دس بجے ہوئی۔ جس کے مہمان خصوصی محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید تھے۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترم سید میر قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو نے رپورٹ میں بتایا کہ اس اجتماع میں بیرون ربوہ کے واقفین نو کو مدعو کیا گیا تھا تاہم مقابلہ جات میں ربوہ کے چنیدہ واقفین نو نے بھی شرکت کی۔ انہوں نے رپورٹ میں بتایا کہ اس اجتماع میں 28 اضلاع کے 165 واقفین نو نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی نے پوزیشن حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کئے اور اپنے اختتامی خطاب میں واقفین نو کی ذمہ داریاں، کردار کی تشکیل، وفا پیدا کرنے کی اہمیت، خلافت اور اطاعت جیسے اہم موضوعات پر روشنی ڈالی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے پر معارف ارشادات پیش فرمائے۔ دعا کے ساتھ یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1913ء

12 جنوری — حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب سفر عرب سے قادیان واپس پہنچے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول استقبال کے لئے دور تک تشریف لے گئے۔

14 جنوری — حضرت صاحبزادہ صاحب کی سفر سے واپسی پر استقبالیہ تقریب میں حضور کی شرکت اور خطاب۔ حضور کے ارشاد پر قادیان میں صلوٰۃ الحاجہ پڑھی گئی۔

فروری — حضور نے درس قرآن کے لئے ایک خاص کمرہ تعمیر کرنے کی تحریک فرمائی۔
حضرت اماں جان نے اپنی زمین کا ایک حصہ اس غرض کیلئے مرحمت فرمایا۔

مارچ — حضور نے بخاری شریف کا درس شروع فرمایا۔

مارچ — قادیان سے بنگال کی طرف حضور نے پہلا تبلیغی وفد روانہ کیا۔ جو 17 دن تک دعوت الی اللہ میں مصروف رہا۔

مئی — کلام محمود کی پہلی دفعہ اشاعت ہوئی۔ اولین نظم 1903ء کی ہے۔

18 جون — حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے اخبار الفضل جاری کیا اس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے تجویز فرمایا تھا۔

21 جون — حضور نے اپنے بیٹے صاحبزادہ عبدالحی صاحب کا نکاح پڑھا۔

10 جولائی — لاہور سے اخبار پیغام صلح کا اجراء ہوا۔

25 جولائی — حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال دعوت حق کے لئے انگلستان پہنچے۔

26 جولائی — حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اور شیخ عبدالرحمان مصری صاحب عربی کی اعلیٰ تعلیم کے لیے مصر روانہ ہوئے۔

2 اگست — حضور کے صاحبزادہ عبدالحی کی تقریب شادی منعقد ہوئی۔ ان کے مکان کے متعلق حضور نے فرمایا تھا کہ مکان قبلہ رخ بنایا جائے تا کہ میری اولاد نماز پڑھتی رہے۔

9 ستمبر — حضور نے ایک خاص کیفیت میں چند دعائیہ اشعار پنجابی میں کہے۔

18 ستمبر — حضرت میر ناصر نواب صاحب نے بیت نور دور الضعفاء اور ہسپتال کے علاوہ قرآن کے مستند اردو ترجمہ اور بخاری اور دوسری کتب کے شائع کرنے کی تحریک کی۔ جس پر حضور نے خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

20، 21 ستمبر — جماعت احمدیہ شملہ کا سالانہ جلسہ۔

ستمبر — گورداسپور کا گاؤں اٹھوال ایک مباحثہ کے آغاز کے بعد پورا کا پورا احمدیت کی آغوش میں آ گیا۔

18 اکتوبر — اخبار پیغام صلح نے حضرت مسیح موعود کی نبوت کے متعلق واضح اعتراف شائع کیا۔

30 اکتوبر — حضور نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کے مکان کا سنگ بنیاد رکھا۔

8,7 نومبر — جماعت احمدیہ لکھنؤ کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔

18 نومبر — حضور کا پانچواں فرزند عبداللہ پیدا ہوا، مگر 9 جون 1914ء کو اس کا انتقال ہو گیا۔

نومبر — لاہور سے منکرین خلافت کے خفیہ ٹریکٹوں کی 'اظہار الحق' کے نام سے اشاعت جس پر حضور نے سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا اور ان کا جواب انجمن انصار اللہ کے ذمہ لگایا۔ پہلا جوابی ٹریکٹ 23 نومبر کو شائع ہوا۔

18 دسمبر — اخبار بدر عیسائیت کے خلاف ایک مضمون لکھنے کی پاداش میں بند کر دیا گیا۔

26 تا **28** دسمبر — جلسہ سالانہ۔ خطبہ جمعہ کے علاوہ حضور کی دو تقاریر۔

متفرق

— عرب ممالک میں پیغام حق کے لئے مصالح العرب کے نام سے اخبار بدر کے ساتھ ہفتہ وار عربی ضمیمہ شائع ہوتا رہا۔

— حضور کی گورمکھی سیکھنے کی خواہش اور اس پر آپ کا عمل درآمد۔

— فن لینڈ میں احمدیت کی آواز پہلی دفعہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے ذریعہ پہنچی۔

— جلسہ سالانہ پر الحکم کو زندہ رکھنے کے لئے حضور نے اپیل فرمائی۔

1914ء

جنوری — حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی اجازت سے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے اشاعت حق کی ملک گیر سکیم تیار کی اور دعوت الی الخیر فنڈ قائم کیا۔

— بیماری کے باوجود حضور مولوی محمد علی صاحب سے انگریزی ترجمہ قرآن کے نوٹ سنتے رہے اور ہدایات دیتے رہے۔

17 جنوری — وسط جنوری میں حضور کی مرض الموت کا آغاز مگر ہر ممکن حد تک قرآن کریم اور بخاری کا درس دیتے رہے۔

8 فروری — آپ نے فرمایا کہ خدا نے مجھے افریقہ میں احمدیت پھیلنے کی بشارت دی ہے۔

20 فروری — مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ میں ایک مباحثہ کی غرض سے احمدی وفد روانہ ہوا۔

26 فروری — حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے بیت احمدیہ وزیر آباد کا افتتاح فرمایا۔

27 فروری — ڈاکٹروں کے مشورہ پر حضور کھلی آب و ہوا کی خاطر حضرت نواب محمد علی صاحب کی کوٹھی دار السلام میں قیام پذیر ہوئے۔

2 مارچ — شدید ضعف کا آغاز ہوا۔

4 مارچ — حضور نے اپنی اولاد اور جانشین کے لئے تحریری وصیت کی۔

13 مارچ — حضور کے عہد کا آخری جمعہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے پڑھایا۔ حضور کے ارشاد پر نمازوں کی امامت بھی آپ ہی کرتے تھے۔

13 مارچ — حضور کی اپنی اولاد کو دین پر قائم رہنے کی وصیت۔ دوپہر دو بج کر بیس منٹ پر حالت نماز میں اپنے مولا سے جا ملے۔

14 مارچ — بعد نماز عصر بیت نور میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی بطور خلیفۃ المسیح الثانی بیعت ہوئی۔ جس کے بعد آپ نے خطاب فرمایا اور پھر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے میدان میں دو ہزار مردوں اور تین سو عورتوں کے مجمع میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی نماز جنازہ پڑھائی اور بعد ازاں سوا چھ بجے بہشتی مقبرہ میں حضرت مسیح موعود کے قرب میں دفن کیا گیا۔

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

تاریخ احمدیت کا ایک ورق۔ خطبہ الہامیہ کا نشان

ایک نور میرے دل میں ڈالا گیا اور ایک چیز روشنی کی طرح اتری تو میں صاحب زبان رواں ہو گیا

اس موقع پر مانگی گئی تمام دعائیں قبول کی گئیں اور بارگاہ ایزدی سے ’’مبارک‘‘ کی سند عطا ہوئی

محترم ڈاکٹر محمد عامر خان صاحب

حضرت اقدس مسیح موعود کی تائید کے لئے اللہ تعالیٰ نے عظیم الشان نشانات بارش کی طرح برسائے ۔ یہ نشانات الہامات ، پیشگوئیوں اور دیگر انعامات کی صورت میں نازل ہوئے۔انہیں نشانوں میں سے ایک عظیم المرتبت نشان جو کہ ایک غیر معمولی علمی معجزہ تھا ’’خطبہ الہامیہ‘‘ کی صورت میں نازل ہوا۔

یہ عظیم نشان 10 ذوالحج 1317ھ بمطابق 11 اپریل 1900ء بروز عیدالاضحیٰ ایک نہایت فصیح وبلیغ عربی خطبہ کی صورت میں اللہ تعالیٰ کے خاص فضل وکرم اور تائید ونصرت سے ظاہر ہوا۔حضرت مسیح موعود کا یہ تاریخی خطبہ ’’خطبہ الہامیہ‘‘ کے نام سے مشہور ہے۔

پس منظر

حضور کی دلی آرزو اور تمنا رہتی تھی کہ احباب جماعت کو قادیان دارالامان میں بار بار آنے کا موقع ملے اور اس طرح انہیں اپنے تزکیہ نفس اور تصفیہ باطنی اور تجلیہ روح کیلئے عملی ہدایتیں مل سکیں۔اس مقصد کے پورا کرنے کیلئے آپ نے سال میں تین جلسے مقرر کر رکھے تھے جو کہ عیدین اور بڑے دن کی تعطیلات کے موقع پر منعقد ہوتے تھے۔

(الحکم 17/اپریل 1900ء)

یہ جلسہ بھی بظاہر ان معمول کے جلسوں میں سے ایک جلسہ تھا جو ہر سال عیدالاضحیٰ کی تقریب پر ہوتا تھا۔ لیکن پھر یوں ہوا کہ یہ جلسہ ایک غیر معمولی جلسہ بن گیا۔ جو کہ حاضرین کیلئے غیر معمولی برکات لایا اور بعد میں آنے والے احمدیوں کے لئے تاریخ احمدیت کا ایک درخشاں باب بن گیا۔

تقریباً تین صد افراد نے اسے براہ راست سننے کی سعادت پائی۔ جب کہ ہزاروں لاکھوں افراد جماعت اسے بعد میں پڑھ کر اس سے مستفید ہوئے ہو رہے ہیں اور قیامت تک کروڑوں احباب اسے پڑھ کر روحانی لذت اٹھائیں گے۔

جلسہ کی اطلاع

اس جلسہ کی اطلاع کی تو بظاہر ضرورت نہیں تھی، لیکن الٰہی حکمت کے ماتحت اس جلسہ پر ایک بڑا مجمع اکٹھا ہو گیا۔ مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے مختلف احباب جماعت کو بذریعہ خطوط مؤثر پیرایہ میں اس جلسہ پر آنے کی تحریک اور ترغیب دی۔اس موقع پر سیالکوٹ، امرتسر، بٹالہ، لاہور، وزیرآباد، جموں، پشاور، گجرات، جہلم، راولپنڈی، کپورتھلہ، لدھیانہ، پٹیالہ، بمبئی، لکھنؤ، سنور وغیرہ بہت سے مقامات سے مہمان آئے جن کی تعداد تین سو سے زیادہ تھی۔

(الحکم 17/اپریل 1900ء)

یوم العرفات اور حضرت اقدس کی دعا

9 ذوالحج عرفات کے دن علی الصبح حضرت اقدس نے حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کو اطلاع دی کہ آج کا دن اور رات کا کسی قدر حصہ اپنے اور اپنے دوستوں کے لئے دعا میں گزارنا چاہتا ہوں اس لئے جو دوست یہاں موجود ہیں اپنا نام اور جائے سکونت لکھ کر میرے پاس بھیج دیں تا کہ دعا کرتے وقت مجھے یاد رہے۔پھر وہ دن اور رات آپ کی دعاؤں میں گزری۔

عید کی صبح مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی حضور کے پاس تشریف لے گئے اور عرض کیا کہ ’’میں آج خصوصیت کے ساتھ عرض کرنے کے لئے آیا ہوں کہ آپ تقریر ضرور کریں خواہ چند فقرے ہی ہوں‘‘ آپ نے فرمایا ’’خدا نے ہی حکم دیا ہے‘‘ اور فرمایا کہ رات الہام ہوا ہے کہ مجمع میں کچھ عربی فقرے پڑھو۔ میں کوئی اور مجمع سمجھتا تھا شاید یہی مجمع ہو۔

(الحکم 17/اپریل 1900ء)

خطبہ عیدالاضحیٰ

چنانچہ اس روز نماز عید کے بعد حضور نے عید کا خطبہ پڑھا جس میں عید کے مہینہ کی اہمیت، قربانی کی حقیقت اور (دین حق) کی عظمت کا بیان تھا ۔ پھر مولانا عبدالکریم صاحب ہی کی تحریک پر جماعت کے باہمی اتفاق ومحبت پر بھی مختصر تقریر فرمائی اور فرمایا۔’’اب میں چند عربی فقرے کہہ کر فرض ادا کرتا ہوں‘‘۔

خطبہ الہامیہ

جب حضرت اقدس خطبہ پڑھنے کیلئے تیار ہوئے تو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اور حضرت مولوی نورالدین صاحب کو حکم دیا کہ وہ قریب تر ہو کر اس خطبہ کو لکھیں۔ جب دونوں تیار ہو گئے تو آپ نے ’’یا عباد اللہ.............. کے الفاظ سے عربی خطبہ شروع فرمایا۔اثنائے خطبہ حضرت اقدس نے یہ بھی فرمایا ’’اب لکھ لو پھر یہ لفظ جاتے ہیں‘‘۔

(الحکم یکم مئی 1900ء)

خطبہ کے پر معارف مضامین

یہ عربی خطبہ خود پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے اس عربی خطبہ میں اولاً قربانی کی حقیقت بتائی۔پھر بتایا ہے کہ خلیفۃ اللہ کیا ہوتا ہے اور آخر میں اپنے دعوے اور مقام کا تذکرہ ہے اور مخالفین پر اتمام حجت کا بیان ہے۔

یہ خطبہ ظاہری ومعنوی حسن وجمال سے پر ہے۔ عبارت خوبصورت قافیہ دار مسجع عربی فقرات سے سجی ہوئی ہے جو کہ ظاہری خوبصورتی کی بہترین عکاس ہے۔ جب کہ گہرے روحانی مضامین کا عمدہ ومناسب ترتیب کے ساتھ بیان معنوی حسن کا آئینہ دار ہے۔

خطبہ کا اردو ترجمہ

حضور کے خطبہ کے بعد مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے اس کا ترجمہ سنایا۔(جو کہ بذات خود ایک نشان تھا) اس سے قبل حضور نے فرمایا کہ اس خطبہ کو کل عرفہ کے دن اور عید کی رات میں جو میں نے دعائیں کی ہیں ان کی قبولیت کیلئے نشان رکھا گیا تھا کہ اگر میں یہ خطبہ عربی زبان میں ارتجالاً پڑھ گیا تو وہ ساری دعائیں قبول سمجھی جائیں گی۔الحمدللہ کہ وہ ساری دعائیں بھی خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق قبول ہو گئیں۔

(ماخوذ الحکم یکم مئی 1900ء)

ایک روح پرور منظر

ابھی حضرت مولوی عبدالکریم صاحب ترجمہ سنا ہی رہے تھے کہ حضرت اقدس فرط جوش کے ساتھ سجدہ شکر میں جا پڑے۔ آپ کے ساتھ تمام حاضرین نے سجدہ شکر ادا کیا۔سجدہ سے سر اٹھا کر حضور نے فرمایا کہ ’’ابھی میں نے سرخ الفاظ میں لکھا دیکھا ہے کہ مبارک‘‘ یہ گویا قبولیت کا نشان ہے۔

(الحکم یکم مئی 1900ء)

رفقاء کے مشاہدات

اس عظیم الشان خطبہ کو سننے والے خوش نصیب رفقاء احمد میں سے چند ایک کی چشمدید شہادتیں اس کیفیت کے اظہار کے لئے ذیل میں بیان کی جاتی ہیں۔

الفاظ میں برقی اثر تھا

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر اخبار الحکم قادیان اس دلربا منظر کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچتے ہیں:۔

’’ہم خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ یہ زبردست نشان فی الحقیقت ایک اعجاز تھا.......... ہماری زبان قلم میں طاقت نہیں کہ آپ کے لب ولہجہ کی تصویر الفاظ میں کھینچ سکے۔الفاظ میں ایک برقی اثر تھا جو اندر ہی اندر طبیعت کے مواد ردیہ کو زائل کر رہا تھا۔شکل وصورت اور زبان سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ شخص اس وقت اس دنیا میں موجود نہیں ہے اور اس کی زبان اپنے اختیار میں نہیں ہے۔ نیم باز آنکھیں بتلا رہی تھیں کہ ایک سکر کی حالت طاری ہے حضرت اقدس کھڑے ہوئے تھے چند عربی فقرات بولنے کے واسطے جو گویا ارشاد الٰہی کی تعمیل تھی لیکن کوئی دو گھنٹہ تک ایک وسیع اور فصیح خطبہ جو حقائق ومعارف سے پر تھا..........

جس قدر معرفت کے دقیق راز اس خطبہ میں بیان کئے گئے ہیں واللہ باللہ ایسے تھے کہ نہ کبھی اس سے پیشتر کان آشنا تھے اور نہ آنکھ سے کسی کو بیان کرتے دیکھا تھا‘‘۔

(اخبار الحکم یکم مئی 1900ء ص5)

وجد کی کیفیت طاری ہو گئی

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی بیان کرتے ہیں کہ:۔

’’حضور نے کھڑے ہو کر یا عباد اللہ کے الفاظ سے فی البدیہہ عربی خطبہ پڑھنا شروع کیا۔ آپ نے ابھی چند فقرے ہی کہے تھے کہ حاضرین پر جن کی تعداد کم وبیش دو سو تھی وجد کی ایک کیفیت طاری ہو گئی۔محویت کا

یہ عالم تھا کہ بیان سے باہر ہے۔ خطبہ کی تاثیر کا وہ اعجازی رنگ پیدا ہو گیا کہ اگرچہ مجمع میں عربی دان معدودے چند تھے مگر سب سامعین ہمہ تن گوش تھے"۔

(روایات رفقاء جلد 13 ص 385، ص 386)

آسمانی شخص

سیرت المہدی میں خطبہ کے دوران کا منظر یوں مذکور ہے:۔

"آپ کی شکل وصورت، زبان اور لب ولہجہ سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ آسمانی شخص ایک دوسری دنیا کا انسان ہے جس کی زبان پر عرش کا خدا کلام کر رہا ہے۔ اس وقت آپ کی آنکھیں بند تھیں چہرہ سرخ اور نہایت درجہ نورانی..........اس قدر تیزی سے آپ کلمات بیان فرماتے تھے کہ زبان کے ساتھ قلم چلنا مشکل ہو جاتا تھا"۔

(سیرت المہدی حصہ سوم ص 90-91)

زبان مبارک کسی کے چلائے چل رہی تھی

حضرت بھائی عبدالرحمٰن قادیانی اپنی چشمدید شہادت یوں لکھتے ہیں:۔

"ہم لوگ محسوس کرتے کہ حضور کا جسد اطہر صرف یہاں ہے۔ روح حضور پرنور کی عالم بالا میں پہنچ کر وہاں سے پڑھ یا سن کر بول رہی تھی۔ زبان مبارک چلتی تو حضور کی ہی معلوم دیتی تھی مگر کیفیت کچھ ایسی تھی کہ بے اختیار ہو کر کسی کے چلائے چلتی ہو۔ یہ سماں اور حالت بیان کرنا مشکل ہے۔..........سارا ہی جسم مبارک حضور کا غیر معمولی طاقت میں یوں معلوم دیتا تھا کہ جیسے ذرہ ذرہ پر اس کے کوئی نہاں در نہاں اور غیر مرئی طاقت متصرف اور قابو یافتہ ہو"۔

(ہفت روزہ بدر قادیان 28 جنوری 1952ء)

ایک خواب کا تذکرہ

اسی خطبہ سے متعلق حضرت مسیح موعود نے کتاب تطہیر الانام کے ورق پر اپنے قلم مبارک سے دو خوابیں تحریر فرمائی ہیں۔ 19 اپریل 1900ء کی تاریخ دے کر حضور نے میاں عبداللہ صاحب سنوری کی مندرجہ ذیل خواب لکھی ہے کہ "میاں عبداللہ سنوری کہتے ہیں کہ منشی غلام قادر مرحوم سنور والے یہاں آئے ہیں۔ ان سے انہوں نے پوچھا کہ اس جلسہ کی بابت اس طرف کی خبر دو کیا کہتے ہیں؟ تو اس نے جواب دیا کہ 'اوپر بڑی دھوم مچ رہی ہے'۔

ایک روشن نشان

حضرت مصلح موعود اس خطبہ کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"یہ علمی معجزہ آپ کا نہایت زبردست معجزات میں سے ہے کیونکہ ایک تو ان معجزات پر اسے فوقیت حاصل ہے جو زیادہ اثر صرف اس وقت کے لوگوں پر کرتے ہیں جو دیکھنے والے ہوں۔

دوم اس معجزہ کا اقرار دشمنوں کی زبانوں سے بھی کرا دیا گیا ہے اب جب تک دنیا قائم ہے یہ معجزہ آپ کا بھی قائم رہے گا اور آپ کے دشمنوں کے خلاف حجت رہے گا اور روشن نشان کی طرح چمکتا رہے گا"۔

(دعوت الامیر ص 183)

اس علمی معجزہ میں رب کریم کی طرف سے فصاحت بخشی گئی

خطبہ الہامیہ کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

"11 اپریل 1900ء کو عید الاضحی کے دن صبح کے وقت مجھے الہام ہوا کہ آج تم عربی میں تقریر کرو تمہیں قوت دی گئی" اور نیز یہ الہام ہوا (۔) یعنی اس کلام میں خدا کی طرف سے فصاحت بخشی گئی ہے...... تب میں عید کی نماز کے بعد عید کا خطبہ عربی زبان میں پڑھنے کے لئے کھڑا ہو گیا اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ غیب سے مجھے ایک قوت دی گئی اور وہ فصیح تقریر عربی میں فی البدیہہ میرے منہ سے نکل رہی تھی کہ میری طاقت سے بالکل باہر تھی۔..........سبحان اللہ اس وقت غیبی چشمہ کھل رہا تھا۔ مجھے معلوم نہیں کہ میں بول رہا تھا یا میری زبان سے کوئی فرشتہ کلام کر رہا تھا۔ کیونکہ میں جانتا تھا کہ اس کلام میں میرا دخل نہ تھا۔ خود بخود بنے بنائے فقرے میرے منہ سے نکلتے جاتے تھے اور ہر فقرہ میرے لئے ایک نشان تھا...........یہ ایک علمی معجزہ ہے جو اس خدا نے دکھلایا اور کوئی اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتا۔

(حقیقۃ الوحی ص 362۔ ص 363)

معارف کی چند جھلکیاں

یہ تمام خطبہ فصاحت و بلاغت کا شاہکار تھا اور عظیم الشان حقائق و معارف سے پر تھا۔ ان میں سے صرف چند ایک معارف کا اردو ترجمہ نمونتاً درج ذیل ہے جس میں اس عظیم الشان نشان کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔

☆ اے خدا کے بندو اپنے اس دن میں جو بقر عید کا دن ہے غور کرو اور سوچو کیونکہ ان قربانیوں میں عقلمندوں کے لئے بھید پوشیدہ رکھے گئے ہیں۔ (ص 1)

☆ قربانی کا نام عربی میں نسیکہ ہے اور نسک کا لفظ عربی زبان میں فرمانبرداری اور بندگی کے معنوں میں آتا ہے۔ (ص 3)

☆ وہ عبادت جو آخرت کے خسارہ سے نجات دیتی ہے وہ اس نفس امارہ کا ذبح کرنا ہے۔ (ص 5)

☆ اور مرفوع وہ ہے جس کو اس محبوب کے ہاتھ سے جام وصال پلایا جاتا ہے جو حسن و جمال کا دریا ہے۔ (ص 10-11)

☆ نسک کے لفظ کی حیات اور ممات کے لفظ سے تفسیر۔ (ص 12)

☆ قربانیاں وہی سواریاں ہیں جو خدا تعالیٰ تک پہنچاتی ہیں۔ (ص 13)

☆ میں زرد رنگ والے دو لباسوں میں آیا ہوں جو جلال اور جمال کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔ (ص 23)

☆ وہ جلال جو مجھ کو دیا گیا ہے وہ میرے اس بروز کا اثر ہے جو عیسوی بروز ہے۔ (ص 23)

☆ وہ جمال جو مجھ کو ملا ہے وہ میرے اس بروز کا اثر ہے جس کا نام بخشش کرنے والے خدا کی طرف سے بروز احمدی ہے۔ (ص 24)

☆ مجھ کو یہ بھی حکم ہے کہ (مومنوں) کے گھروں کو ان کی توشہ دانوں کو مال سے بھر دوں لیکن چاندی سونے کے مال سے نہیں بلکہ علم اور رشد اور ہدایت اور یقین کے مال سے۔ (ص 26)

☆ اس کے پاس بہت سا مال و متاع ہے جو تہ بہ تہ رکھا ہے۔ (ص 27)

☆ یہ ہمارا زمانہ ہمارے اس مہینے سے مناسب تام رکھتا ہے کیونکہ یہ آخری زمانہ ہے اور یہ مہینہ بھی اسلام کے مہینوں میں آخری ہے۔ (ص 33)

☆ اصل روح کی قربانی ہے اے دانشمندو! بکروں کی قربانیاں روح کی قربانی کے لئے مثل سایوں اور آثار کے ہیں۔ (ص 34)

امتیازی خصوصیات

یہ عظیم الشان اور غیر معمولی خطبہ درحقیقت ایک اعجاز تھا اور بہت سی امتیازی خصوصیات کا حامل تھا۔ ان میں سے چند ایک حیرت انگیز امتیازی خصوصیات درج ذیل ہیں۔

☆ خطبہ کے روز حضور کی طبیعت بھی ناساز تھی اور بظاہر تقریر کی کوئی امید نہ تھی لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے یہ نشان آپ کے ذریعے ظاہر فرمایا۔

☆ یہ عظیم خطبہ عربی زبان میں تھا جو کہ حضور کی مادری زبان نہ تھی اور حضور نے اس سے قبل عربی زبان میں تقریر نہ کی تھی۔ یوں یہ حضور کا پہلا عربی خطبہ تھا۔

☆ آپ نے کسی ظاہری وسیلہ سے کوئی قابل قدر علمی اکتساب نہیں کیا تھا۔ حضور خود تحریر فرماتے ہیں "بخدا میں نے املا اور انشاء میں کچھ فکر نہیں کیا.............میں نہیں جانتا تھا کہ بلاغت کسے کہتے ہیں اور نہیں جانتا تھا کہ صناعت کیونکر حاصل ہوتی ہے..........تو یکدفعہ ایک نور میرے دل میں ڈالا گیا اور ایک چیز روشنی کی طرح اتری تو میں صاحب زبان رواں ہو گیا"۔

(حجۃ اللہ ص 40)

☆ یہ تقریر غیر مادری زبان میں فی البدیہہ تقریر تھی اور یہ دو گھنٹے جاری رہی۔ جو کہ نہایت ہی غیر معمولی بات ہے اور حجت قائم کرنے والی چیز ہے جو مخالفوں کو بھی حیران و ششدر کر دیتی ہے۔

☆ یہ عظیم نشان ایک بڑے مجمع کے سامنے ظاہر ہوا اور دور دراز کے بڑے شہروں سے تین صد سے زائد خوش قسمت افراد حاضر ہوئے۔

☆ اس خطبہ سے قبل ہی حضور نے خدا تعالیٰ سے علم پا کر یہ اعلان کر دیا تھا کہ یہ تقریر ایک علمی معجزہ ہوگا اور خدا کی طرف سے فصاحت و بلاغت سے پر کلام ہوگا۔ اور درحقیقت ایسا ہی ہوا۔

☆ اس کی فصاحت و بلاغت کا چیلنج اب بھی قائم ہے اور ابھی تک اس کی کوئی نظیر نہیں پیش کی جاسکی۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"میں (۔) عربی بلاغت و فصاحت کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے"۔

(ضرورت الامام روحانی خزائن جلد 13)

☆ یہ تقریر عظیم الشان حقائق و معارف سے پر ہے جو تا قیامت احباب جماعت کے لئے مشعل راہ ہیں اور مخالفین پر حجت قائم کرنے والے ہیں۔

☆ اس خطبے کا اتنا عمدہ ترجمہ کرنا بھی ایک اعجازی نشان ہے جو مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کو نصیب ہوا۔

☆ سب سے بڑا امتیاز اور اعجاز اس خطبے کا یہ ہے کہ اس موقع پر حضور کی تمام دعائیں قبول کی گئیں اور خدا تعالیٰ کی عالی بارگاہ سے "مبارک" کی سند ملی۔

یہ عظیم الشان خطبہ بعد میں کتابی شکل میں بھی شائع ہوا جو طبع بار اول کے پہلے 38 صفحات پر مشتمل ہے اور دوسرے ایڈیشن کے صفحہ 31 تا 73 پر مشتمل ہے اور روحانی خزائن جلد 16 میں شامل ہے۔

تقریباً تین صد خوش نصیب انسانوں نے اس عظیم الشان خدائی نشان کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے اور اپنے کانوں سے سننے کی سعادت پائی۔ جب کہ ہم سب اور تا قیامت بعد میں آنے والے افراد جماعت چشم تصور سے ہی وہ نظارہ دیکھ سکتے ہیں۔ جناب عبید اللہ علیم نے شاید اسی موقع کے لئے کہا تھا۔

فرش سے تا عرش اک نظارہ تھا آواز تھا
جب وہ اترا جامہ نور سخن پہنے ہوئے

اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ خطبہ بار بار پڑھنے اور اس کے حقائق و معارف کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے ذریعہ ہمارے ایمان کو مزید مضبوط فرمائے۔ آمین۔

ہماری جماعت کو مناسب ہے کہ وہ اخلاقی ترقی کریں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

پس ہماری جماعت کو مناسب ہے کہ وہ اخلاقی ترقی کریں کیونکہ الاستقامۃ فوق الکرامۃ مشہور ہے۔ وہ یاد رکھیں کہ اگر کوئی ان پر سختی کرے۔ تو حتی الوسع اس کا جواب نرمی اور ملاطفت سے دیں۔ تشدد اور جبر کی ضرورت انتقامی طور پر بھی نہ پڑنے دیں۔

(ملفوظات جلد اول، ص 63، 64)

مرتبہ: ریاض محمود باجوہ صاحب

شذرات

اخبارات ورسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

واحد مدبر سیاستدان

جناب اردشیر کاوس جی صاحب مذکورہ بالا عنوان کے تحت اپنے سلسلہ مضامین کی چوتھی قسط میں قائداعظم محمد علی جناح کے بعض راہنما اصولوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

''1973ء کے آئین .... کے دیباچے میں 1949ء کی قرارداد مقاصد کے کچھ خاص پیراگراف دیئے گئے ہیں۔ جن میں سے ایک جملہ اس طرح ہے ''جہاں اقلیتوں کو مناسب سہولت میسر ہوگی تاکہ وہ آزادانہ طور پر (Freely) اپنے مذاہب کا اظہار کرسکیں اور ان پر عمل کرسکیں اور اپنی ثقافتوں کو فروغ دے سکیں''۔ 1973ء کے آئین کے آرٹیکل A-2 کے تحت قرارداد مقاصد کو آئین کا اساسی حصہ بنادیا گیا ہے اور ضمیمے کے طور پر منسلک کر دیا گیا ہے۔ اس میں اوپر دیئے گئے جملے کو اس طرح لکھا گیا ہے۔ ''جہاں اقلیتوں کو مناسب سہولت میسر ہوگی تاکہ وہ اپنے مذاہب کا اظہار کرسکیں اور ان پر عمل کرسکیں اور اپنی ثقافتوں کو فروغ دے سکیں''۔

یہاں لفظ Freely (آزادانہ طور پر) جان بوجھ کر حذف کردیا گیا ہے۔

اب ایک پریس کانفرنس کی طرف آئیں، جو محمد علی جناح نے 14 جولائی 1947ء کو نئی دہلی میں منعقد کی۔ اس کانفرنس کا متن آکسفورڈ یونیورسٹی پریس کی طرف سے حال ہی میں شائع کردہ کتاب Jinnah Speeches and Statements 1947-1949 میں دیکھا جا سکتا ہے اور میں یہاں اس کے متعلقہ حصے نقل کر رہا ہوں:

سوال: کیا آپ گورنر جنرل کی حیثیت سے اقلیتوں کے مسئلے پر مختصر طور پر کچھ بتا سکیں گے؟

جواب: اس وقت میں صرف نامزد گورنر جنرل ہوں۔ ہم ایک لمحے کے لئے فرض کرتے ہیں کہ 15 اگست کو میں حقیقتاً پاکستان کا گورنر جنرل ہوں گا۔ اس مفروضے کی بنا پر میں آپ کو یہ بتانا چاہوں گا کہ اقلیتوں کے بارے میں، میں بار بار جو کچھ کہہ چکا ہوں، اس سے انحراف نہیں کروں گا۔ اقلیتوں کے متعلق میں جب بھی کچھ کہتا ہوں، میرا مطلب وہی ہوتا ہے جو میں کہتا ہوں اور جو میں کہتا ہوں، وہی میرا مطلب ہوتا ہے۔ اقلیتیں چاہے کسی بھی کمیونٹی سے تعلق رکھتی ہوں، انہیں تحفظ دیا جائے گا۔ ان کا مذہب یا نظریہ عقیدہ محفوظ ہوگا۔ ان کی عبادت کی آزادی میں کسی قسم کی مداخلت نہ ہوگی۔ انہیں مذہب، عقیدے، اپنی زندگی اور اپنی ثقافت کے ضمن میں تحفظ حاصل ہوگا۔ وہ ذات یا نسل کی کسی تمیز کے بغیر ہر لحاظ سے پاکستان کے شہری ہوں گے۔

انہیں ان کے حقوق اور مراعات حاصل ہوں گی.........

سوال: کیا پاکستان ایک سیکولر ملک ہوگا یا مذہبی ملک؟

جواب: آپ مجھ سے ایک ایسا سوال پوچھ رہے ہیں جو بیہودہ ہے۔ مجھے معلوم نہیں کہ مذہبی ملک کا مطلب کیا ہے۔

ایک نامہ نگار نے بتایا کہ ایک مذہبی ملک کا مطلب ایک ایسا ملک ہے جہاں صرف ایک خاص مذہب کے پیروکار، مثال کے طور پر مسلمان، ہی مکمل شہری حقوق رکھتے ہوں اور غیر مسلموں کو مکمل شہری حقوق حاصل نہ ہوں۔

جواب: تو پھر مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں نے اب تک جو کچھ کہا ہے، اس کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ جب آپ جمہوریت کی بات کرتے ہیں تو میں سوچتا ہوں کہ آپ نے اسلام کا مطالعہ نہیں کیا۔ ہم نے تیرہ صدیاں پہلے ہی جمہوریت کا ہنر حاصل کر لیا تھا۔

صرف ایک ماہ کے اندر 11 اگست کو جناح نے کراچی میں اپنی دستور ساز اسمبلی سے خطاب کیا۔ انہوں نے مستقبل کے قانون سازوں کو بتایا:

''.........آپ دیکھیں گے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ہندو، ہندو نہیں رہیں گے اور مسلمان، مسلمان نہیں رہے گے، مذہبی لحاظ سے نہیں کیونکہ یہ ہر فرد کا اپنا ذاتی عقیدہ ہے، بلکہ سیاسی لحاظ سے ملک کے شہریوں کی حیثیت سے۔

معززین! میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا اور آپ نے مجھے جو عزت دی ہے، میں اس کے لئے ایک بار پھر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں انصاف اور دیانتداری کے اصولوں کو ہمیشہ اپنا رہنما بنائے رکھوں گا اور یہ سب کچھ جیسا کہ سیاسی زبان میں کہا جاتا ہے، تعصب یا دشمنی کے بغیر، دوسرے لفظوں میں، جانبداری اور ترجیحی سلوک کے بغیر ہوگا۔ میرے رہنما اصول انصاف اور مکمل غیر جانبداری ہوں گے اور مجھے یقین ہے کہ آپ کی مدد اور تعاون سے میں مستقبل کی طرف دیکھ سکوں گا کہ پاکستان دنیا کی عظیم ترین قوموں میں سے ایک قوم بن جائے۔''

جب تک ہمارے لوگوں کی اکثریت غیر تعلیم یافتہ رہے گی، ہماری سوچ محدود اور متعصبانہ رہے گی۔ ہم جو کچھ کر سکتے ہیں یہ ہے کہ انہیں مسلسل یاد دلاتے رہیں کہ ان کے ملک کے بانی جناح نے کیا کہا اور کیا لکھا۔

(روزنامہ ''خبریں'' گیارہ جولائی 2000ء)

مسلمان ہونے کی شرائط

لاہور (وقائع نگار) سعودی عرب کے دارالافتا کی طرف سے جاری کردہ فتویٰ جس میں کہا گیا ہے کہ ''مسلمان ہونے کے لئے صرف کلمہ پڑھنا کافی نہیں بلکہ اعمال بھی ضروری ہیں''، پر ملک کے نامور علماء نے اختلافی رائے کا اظہار کیا ہے مولانا عبدالرحمٰن اشرفی نے کہا ہے کہ دل سے اللہ کی وحدانیت اور نبی کریمؐ کی نبوت کا اقرار کرنے سے انسان کا عقیدہ درست ہو جاتا ہے اور وہ مسلمان کہلاتا ہے تاہم کامل مسلم کے لئے اعمال کا ہونا ضروری ہے اگر کوئی اعمال کا پورا نہیں اور کلمہ گو ہے تو ہم اسے کافر ہرگز نہیں کہیں گے کیونکہ دل کے حال صرف اللہ ہی جانتا ہے مفتی عبدالقیوم ہزاروی نے کہا کہ ایمان تصدیق قلبی کا نام ہے اگر کوئی شخص اللہ، رسولؐ اور فرشتوں کی حقانیت پر دل سے ایمان لے آئے تو وہ مسلمان کہلائے گا تاہم اس کے بعد اس کے ایمان کو علامتی طور پر ظاہر کرنے کے لئے اسے حکم دیا گیا ہے کہ دین کے ارکان خمسہ 'کلمہ' روزہ' نماز' زکوٰۃ اور حج کی ادائیگی کرے انہوں نے کہا یہ درست نہیں کہ جو صرف زبان و دل سے اسلام کی تعلیمات کا اقرار کرلے وہ مسلمان نہیں کہلا سکتا۔

(روزنامہ ''آواز'' لاہور 23 اگست 2000ء)

کیا ہم مجرم نہیں

جناب اردشیر کاوس جی اپنے ایک مضمون میں مذکورہ بالا عنوان کے تحت عام آدمی کی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

ایک عام آدمی مرزا مبارک احمد نصرت: میر پور خاص کے ایک قادیانی کو 1989ء میں اس الزام میں گرفتار کرلیا گیا کہ وہ ایک پمفلٹ تقسیم کررہا تھا اور اسے پولیس نے حوالات میں بند کر دیا۔ وہ زیر حراست تھا کہ ملا نے اس پر ''نماز پڑھنے'' کا الزام لگایا اور ٹنڈو آدم پولیس سٹیشن میں دفعہ 298 کے تحت اس کے خلاف فوجداری مقدمہ درج کرلیا گیا۔ اس کا مقدمہ گیارہ سال تک مختلف مقامات پر چلتا رہا۔ آخرکار سندھ ہائی کورٹ نے حکم دیا کہ مقدمہ حیدر آباد منتقل کیا جائے اور اس کی سماعت جلد کی جائے۔ اس سال 20 مئی کو حیدر آباد کے جوڈیشل مجسٹریٹ فدا حسن مغل نے اپنا فیصلہ سنایا اور لکھا:

'' میرے فیصلے کا نکتہ یہ ہے کہ (1) آیا 15 جنوری 1989ء کو بعد دوپہر ڈھائی اور پانچ بجے کے درمیان ٹنڈو آدم پولیس سٹیشن کی حوالات میں متذکرہ بالا ملزم، جو قادیانی ہے، نے سجدہ اور رکوع کے ساتھ کعبۃ اللہ کی طرف منہ کرکے اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہوئے مسلمانوں کی طرح نماز ادا کی۔ (2) ملزم نے کس جرم، اگر کوئی ہے، کا ارتکاب کیا ہے۔''

وہ اس ''نتیجے پر پہنچے کہ استغاثہ نے ہر قسم کے شک کے بغیر ملزم کے خلاف اپنا کیس ثابت کر دیا ہے۔'' انہوں نے ملزم کو سزا دی۔ ''دفعہ 298 کے تحت ایک جرم کرنے پر، مگر مقدمے کے حالات کو دیکھتے ہوئے جیسا کہ ملزم نے گیارہ سال سے زائد عرصے تک چلنے والے مقدمے کی تکلیف برداشت کی ہے اور 89-2-8 سے 89-4-29 تک جیل میں بھی رہا ہے یعنی دو ماہ اور اکیس دنوں تک، جس کے بعد اس کی ضمانت ہوگئی۔ چنانچہ میں اسے دو ماہ اور اکیس دنوں کی سزا دیتا ہوں، جو وہ دفعہ 382-بی ضابطہ فوجداری کے قاعدے کے تحت پہلے ہی زیر حراست قیدی کے طور پر بھگت چکا ہے۔ ملزم کو تین ہزار روپے جرمانہ دینا پڑے گا، عدم ادائیگی کی صورت میں اسے ایک ماہ کی قید محض بھگتنا ہوگی۔ ایک ماہ کے اندر جرمانے کی رقم کی عدم ادائیگی کی صورت میں ملزم کے بغیر ضمانت کے وارنٹ جاری کرکے اسے حراست میں لے لیا جائے گا۔''

مقدمے کے دوران ملزم اور اس کے وکیل علی احمد طارق کو مختلف عدالتوں میں پیشیوں کے لئے ہزاروں کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنا پڑا تھا۔ ملزم، جو ایک باریک بین شخص ہے کا دعویٰ ہے کہ اگر اس نے پورا حساب رکھا ہوتا، تو جنوری 2000ء تک یہ فاصلہ 98840 کلومیٹر بن جانا تھا۔ نصرت اور اس کے وکیل کو معلوم ہونا چاہئے کہ یہ فاصلہ خط استوا کے فاصلے (40976 کلومیٹر) سے بھی زیادہ ہے۔

کیا ہم سب مجرم نہیں کہ ہم نے اس شخص کو اتنے لمبے عرصے تک مصیبت میں مبتلا رکھا؟

(روزنامہ ''خبریں'' 22 اگست 2000ء)

فسانہ ہاءغم ناتمام

کلیم عثمانی کے چند اشعار

شہ مدینہ سے میرا سلام کہہ دینا
جو لب تک آ نہ سکا وہ پیام کہہ دینا
بھلا چکی ہے مساوات کا سبق امت
اب ایک صف میں نہیں خاص و عام کہہ دینا
خدا پرستی کی دولت سے ہو گئے محروم
ہے زر پرستی کا قائم نظام کہہ دینا
نہیں ہے ذہنوں میں تفریق نیک و بد باقی
ہوئے ہیں ایک حلال و حرام کہہ دینا
کھلے ہیں چاروں طرف جھوٹ کے حسیں بازار
صداقتوں کا نہیں احترام کہہ دینا
بجھے پڑے ہیں دلوں میں چراغ ایمانی
بنے ہوئے ہیں ہوس کے غلام کہہ دینا
رنگے ہیں ہاتھ مسلماں کے خون مسلم سے
محبتوں کا نہیں احترام کہہ دینا
مثال کعبہ آذر ہیں پھر دلوں کے حرم
خدا کے دیں کا نہیں احترام کہہ دینا

(''لاہور'' 7 جولائی 2001)

بارش

سرا ہے کے کالم نگار لکھتے ہیں-

عیسائیوں کے مذہبی پیشوا پوپ پال جان دوم گزشتہ دنوں جب وہ یوکرائن کے دورے پر گئے تو وہاں ایک ریلی کے دوران جسے وہ خطاب کر رہے تھے، اتنی زوردار بارش ہوگئی کہ وہ شرابور ہو گئے- انہوں نے بارش رکنے کی بہتیری دعائیں مانگیں لیکن بارش تھی کہ تھمنے کا نام ہی نہیں لیتی تھی حتیٰ کہ پوپ نے گانا شروع کر دیا- پوپ کو گاتے دیکھ کر ان کے عقیدت مند حیران رہ گئے لیکن بعد میں انہوں نے اچھا گانا گانے پر اپنے مذہبی رہنما کو بھرپور داد دی-

ہمارا خیال ہے کہ یہ بارش یوکرائن کے عقیدت مندوں کی دعاؤں کے نتیجے میں برسنی شروع ہوئی ہو گی- انہوں نے پوپ پال جان کو اپنے درمیان پا کر خدا سے دعا کی ہوگی کہ آج اتنی بارش برسے کہ وہ جا نہ سکیں- اس سے اہل یوکرائن کی پوپ سے محبت کا اظہار ہوتا ہے- فارسی کا ایک شعر ہے کہ۔

می روی و گریہ می آید مرا
ساعتے بنشیں کہ باراں بگزرد

(تم جانے کا نام لیتے ہو تو مجھ پر گریہ طاری ہو جاتا ہے- ذرا دیر رک جاؤ تاکہ یہ بارش تھم جائے)- اس شعر کا کسی اردو کے شاعر نے بڑا خوبصورت ترجمہ کیا ہے۔

آنسو مرے تھم جائیں تو پھر شوق سے جانا
ایسے میں کہاں جاؤ گے برسات بہت ہے

(نوائے وقت 10 جولائی 2001ء)

جہاد کی تیاری

محمد اظہار الحق روزنامہ جنگ میں اپنے کالم میں لکھتے ہیں-

جہاد کے لئے ہماری سب سے بڑی تیاری یہ ہے کہ ہم نے نجومیوں، پیشگوئیاں کرنے والے پروفیسروں بزرگوں اور بابوں کی ایک کھیپ تیار کی ہوئی ہے- جو ہر عورت مرد کی آرزو پلک جھپکنے کی دیر میں پوری کر سکتے ہیں- مثلاً ایک اشتہار دیکھئے- ''میرا علم ہر پتھر سے پتھر دل انسان کو راہ راست پر لا سکتا ہے-''

ایک اور اشتہار اس طرح ہے- ''اگر آپ دنیا کے ہر عامل سے مایوس ہو چکے ہیں تو مجھے آزما لیں- آپ کا ہر کام گھر بیٹھے چند گھنٹوں میں فی سبیل اللہ ہو گا- 48 گھنٹوں میں آپ کی تمام مشکلات، الجھنیں اور پریشانیاں ختم ہو جائیں گی-''

یہ کام ذرا زیادہ Sophisticated سطح پر بھی شروع ہو چکا ہے- بھلا ہو ان بابوں کا جو قدرت اللہ شہاب کے پیروکاروں نے دریافت کئے اور اب اس قسم کے بابوں اور پروفیسروں کو کالم نگاروں کا ایک گروہ (دانستہ یا نادانستہ) پروموٹ کر رہا ہے- یہ حضرات اپنی مافوق الفطرت طاقت سے بتا دیتے ہیں کہ سائل کا مسئلہ کیا ہے اور آئندہ کیا ہوگا-

ان عالموں، نجومیوں، پروفیسروں اور بابوں کا وجود ہمارے لئے نعمت ہے- ہمیں توپوں، جہازوں، گولوں اور فوجوں کی ضرورت نہیں نہ بندے ضائع کرنے کا کوئی فائدہ ہے- یہ حضرات چند گھنٹوں میں ہماری دلی مرادیں یعنی کشمیر کی آزادی اور پاکستان سے الحاق، بھارت کی تباہی، ہماری معاشی خوشحالی پوری کر سکتے ہیں- ....

کاش یہ نجومی عامل پروفیسر اور بابے ہمارے آباؤ اجداد کو بھی نصیب ہوتے- اگر حضرت عمرؓ کو قادسیہ کی فتح کے لئے یہ حضرات میسر آ جاتے تو مسلمان اس خوفناک جنگ سے بچ جاتے- ٹیپو، محمد بن قاسم، احمد شاہ ابدالی اور قائداعظم سب ان کی پیشگوئیوں اور غیب دانیوں سے محروم رہے، ورنہ انہیں ساری زندگی جدوجہد میں صرف نہ کرنا پڑتی-

(جنگ لاہور- 28 جولائی 99ص 10)

بدلتی دنیا کے تقاضے

عبداللہ ملک لکھتے ہیں-

جہاد کا مسئلہ عالمی سطح پر بھی اور ہندوستان اور پاکستان میں بھی بحث کا موضوع بنا ہوا ہے- اس سلسلے میں سب سے پہلے ہمیں پاکستان کی حالیہ تاریخ میں یہ پتہ لگانا چاہئے کہ یہ جہاد کی اصطلاح کب کشمیر کی مسلح جدوجہد آزادی کے لئے استعمال ہونی شروع ہوئی کیونکہ مسلح جدوجہد کے تو مختلف ادوار میں نعرے بلند ہوتے رہے لیکن اس مسلح جدوجہد کو جہاد نہیں کہا گیا تھا نہ الجزائر میں، نہ سوڈان میں حتیٰ کہ افغانستان کے اندر شروع کی جانے والی مسلح جدوجہد کو بھی شروع میں جہاد نہیں کہا گیا کیونکہ جہاد ایک دینی اور مذہبی اصطلاح ہے جس کو زبردست تقدس حاصل ہے .... ہمارے ہاں کے جہادی عالموں اور مدبروں کو بدلتی دنیا کے تقاضوں کو سمجھنا چاہئے اب آزادی کی تحریکوں کو مذہب کے نام پر نہیں لڑا جا سکتا بلکہ ان کو وسیع سطح پر آزادی کی تحریک میں تبدیل کر کے عالمی سطح پر مزاحمت کرنے والے ان عوام سے جوڑنا ہوگا جو سیٹل میں ڈبلیو ٹی او پاور لابنگ اور آئی ایم ایف کے خلاف پراگ اور برلن میں مظاہرے کرتے ہیں کل اپنی امریکی اور یورپی عوام نے ویت نام کی جنگ آزادی میں مدد دی تھی اور آج ان سے ناطہ جوڑا جائے تو کشمیری عوام کی آزادی میں بھی مدد دے سکتے ہیں لیکن اس جدوجہد کو ایک وسیع عوامی جدوجہد میں جس میں تمام مذاہب کے عوام شامل ہوں تبدیل کرنا ہوگا-

(نوائے وقت 15 جون 2001ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں-

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 34276 میں ثمر احمد علی ولد شمشاد علی صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناظم آباد ضلع کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 28-4-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے- جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- نقد رقم -/20000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/16000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد ثمر احمد علی ولد شمشاد علی ناظم آباد کراچی گواہ شد نمبر 1 وحید منظور میر ولد میر منظور احمد کراچی گواہ شد نمبر 2 طاہر احمد بٹ ولد محمد حسین بٹ کراچی

مسل نمبر 34277 میں عاطف شہزاد دھڑوی ولد بشارت احمد دھڑوی قوم بھنڈر پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈل کالونی ضلع کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 23-3-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد عاطف شہزاد دھڑوی ولد بشارت احمد دھڑوی کراچی گواہ شد نمبر 1 منور الدین احمد ولد بشیر الدین کراچی گواہ شد نمبر 2 کاشف شہزاد دھڑوی ولد بشارت احمد دھڑوی بھائی موصی

مسل نمبر 34279 میں شازیہ شوکت نواز زوجہ شوکت نواز قوم وڑائچ پیشہ ملازمت عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کولون جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 4-1-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- طلائی زیورات وزن 45 تولے مالیتی -/230000 روپے- 2- حق مہر بذمہ خاوند محترم -/5000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/1600 جرمن مارک ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ شازیہ شوکت نواز زوجہ شوکت نواز جرمنی گواہ شد نمبر 1 شوکت نواز ولد محمد نواز جرمنی خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 شریف احمد ولد عبدالعزیز جرمنی

مسل نمبر 34282 میں محمد یونس ولد محمد صادق قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد فارم ضلع میر پور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 20-5-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- زرعی زمین واقع ناصر آباد فارم رقبہ چار ایکڑ مالیتی -/240000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/4200 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد محمد یونس ولد محمد صادق ناصر آباد فارم گواہ شد نمبر 1 آصف رشید ولد عبدالرشید ناصر آباد فارم گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام عارف ولد ہارون احمد وصیت نمبر 26599

مسل نمبر 34283 میں جمیلہ بیگم زوجہ محمد یونس قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد فارم ضلع میر پور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 20-5-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان

باقی صفحہ 7 پر

مرکزی جلسہ سالانہ برطانیہ 2002ء

ایم ٹی اے پر نشر ہونے والے "Live" پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

36واں مرکزی جلسہ سالانہ برطانیہ 2002ء احمدیہ ٹیلی ویژن پر براہ راست (Live) نشر ہو گا- خطبہ جمعہ (جو افتتاحی خطاب بھی ہو گا) کے علاوہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حاضرین جلسہ سے تین خطاب فرمائیں گے- جلسہ سالانہ کے آخری دن "دسویں عالمی بیعت" کی عظیم الشان تقریب ہو گی- ان پروگراموں کی تفصیل درج ذیل ہے-

پہلا دن 26 جولائی

تقریب پرچم کشائی 5-55 سہ پہر

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ (یہی افتتاحی خطاب ہو گا) 6:00 بجے سہ پہر

تلاوت و ترجمہ و نظم 9-45 بجے شب

تقریر: محترم مولانا عبدالباسط صاحب 10-00 بجے شب

عنوان: انڈونیشیا میں احمدیت کی ترقی اور خدمات

تقریر (انگریزی): باباترواے صاحب 10-15 بجے شب

عنوان: گیمبیا میں احمدیت کی ترقی اور خدمات

تقریر: مہمان مقرر 10-30 بجے شب

نظم 10-40 بجے شب

تقریر اردو: محترم عبدالماجد طاہر صاحب 10-50 بجے شب

عنوان: سیرت النبی ﷺ (خدمت خلق)-

اعلانات و نظم 11-20 بجے شب

دوسرا دن 27 جولائی

تلاوت 'اردو ترجمہ' نظم 3-00 بجے دن

تقریر: حافظ فضل ربی صاحب 3-15 بجے دن

عنوان: تعلق باللہ کے ذرائع

تقریر: محترم منیر الدین شمس صاحب 3-45 بجے دن

عنوان: رپورٹ وکالت تصنیف

نظم 4-00 بجے دن

تقریر: محترم عطاء المجیب راشد صاحب 4-05 بجے دن

عنوان: حضرت مسیح موعود کا قلمی جہاد

تقریر انگریزی:

محترم حافظ احمد جبرئیل سعید صاحب 4-35 بجے دن

عنوان: غانا میں احمدیت کی ترقی اور خدمات

اعلانات و نظم 4-50 بجے دن

تلاوت و ترجمہ و نظم از جلسہ گاہ مستورات

5-00 بجے دن

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا لجنہ سے خطاب 5-15 بجے دن

تلاوت 'اردو ترجمہ' نظم 9-00 بجے شب

تقریر: محترم نصیر احمد قمر صاحب 9-15 بجے شب

عنوان: رپورٹ وکالت اشاعت

تقریر: محترم محمد انعام غوری صاحب 9-30 بجے شب

ہندوستان میں احمدیت کی ترقی و خدمات

اعلانات و نظم 9-45 رات

تلاوت و ترجمہ و نظم 10-15 رات

خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 10-45 بجے رات

تیسرا دن 28 جولائی

تلاوت و ترجمہ 'نظم 3-00 بجے دن

تقریر انگریزی: بلال اٹکنسن صاحب 3-15 بجے دن

عنوان: دینی جہاد

تقریر انگریزی: محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب

3-45 بجے دن

عنوان: جرمنی میں احمدیت کی ترقی اور خدمات

نظم 4-00 بجے دن

تقریر انگریزی: محترم رفیق احمد حیات صاحب

4-10 بجے دن

عنوان: دین حق اور حقوق انسانی

معزز مہمانوں کی مختصر تقاریر اور پیغامات

4-40 بجے دن

عالمی بیعت کی تقریب 6-00 بجے سہ پہر

اختتامی اجلاس

تلاوت 'ترجمہ' نظم 10-00 بجے رات

اختتامی خطاب و دعا: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اطلاعات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں-

سانحہ ارتحال

محمد شکراللہ صاحب تحریر کرتے ہیں کہ مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب شاہدرہ ٹاؤن لاہور ریٹائرڈ ایس ایس کے پی پاکستان ریلوے مورخہ 16 جولائی 2002ء کو بعمر 73 سال شالیمار ہسپتال لاہور میں وفات پا گئے- مرحوم مکرم چوہدری محمد اختر صاحب دارالیمن کے چھوٹے بھائی تھے- مرحوم کی نماز جنازہ مکرم فہیم احمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی- تدفین مقامی قبرستان شاہدرہ میں ہوئی- بعدازاں مکرم کیپٹن شمیم احمد صاحب خالد نے دعا کروائی- مرحومہ نے پسماندگان میں پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں- اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے-

سانحہ ارتحال

محترم عبدالمنان خاں صاحب اعظم کالونی خیرپور سندھ فالج کی وجہ سے مورخہ 27 جون 2002ء کو وفات پاگئے ہیں- آپ کی عمر 76 سال تھی- آپ کی نماز جنازہ اسی روز مکرم عبدالباسط خان صاحب نے پڑھائی- مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد دعا بھی انہوں نے کروائی آپ کے تین بیٹے مکرم عبدالشکور خاں صاحب مکرم عبدالباسط خاں صاحب مکرم عبدالواسع خاں صاحب اور تین بیٹیاں محترمہ کوثر صاحبہ محترمہ ذکیہ صاحبہ اور محترمہ طاہرہ صاحبہ چھوڑی ہیں احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اور بلندی درجات عطا کرے- اور جملہ عزیز و اقارب کو صبر جمیل عطا فرمائے-

دورہ نمائندہ الفضل

ادارہ الفضل مکرم محمد شریف صاحب (ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر) کو جماعتی دورہ پر بطور نمائندہ الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے ضلع گوجرانوالہ کیلئے بھجوا رہا ہے-

(i) توسیع اشاعت الفضل کیلئے خریدار بنانا-

(ii) الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی-

(iii) الفضل کے خریداروں سے چندہ الفضل اور بقایا جات کی وصولی-

امراء- صدران- مربیان- قائدین و جملہ احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے-

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

عطیہ چشم، صدقہ جاریہ

درخواست دعا

مکرم عبدالمالک صاحب کارکن خلافت لائبریری وزعیم خدام الاحمدیہ دارالنصر شرقی ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ میری والدہ مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالغفار صاحب دارالنصر غربی اقبال چند روز سے فالج ہو جانے کی وجہ سے علیل ہیں- احباب جماعت سے ان کی شفا کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے-

مکرم ڈاکٹر سلیم الدین اختر صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور فالج کی وجہ سے بیمار ہیں- احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے-

مکرم ضیاء بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا منظور احمد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کینسر کی وجہ ان دنوں کافی بیمار ہیں احباب جماعت سے جلد شفایابی کی درخواست ہے-

اعلان داخلہ

پاکستان سٹڈی سنٹر یونیورسٹی آف سندھ جامشورو نے پاکستان سٹڈیز میں ایم فل پروگرام کا اعلان کیا ہے- درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 15 اگست 2002ء ہے تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو 17- اگست 2002ء کو ہو گا مزید معلومات کیلئے ڈان 16 جولائی 2002ء- (نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ 6

ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- حق مہر بذمہ خاوند محترم -/6000 روپے- 2- زرعی زمین رقبہ 2 ایکڑ واقع ناصر آباد فارم مالیتی -/120000 روپے- 3- طلائی زیورات وزنی ڈیڑھ تولہ 2 ماشے مالیتی -/10000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/2900 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ جمیلہ بیگم زوجہ محمد یونس ناصر آباد فارم گواہ شد نمبر 1 محمد یونس ولد محمد صادق خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام عارف وصیت نمبر 26599

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

☆ ہفتہ 20-جولائی زوال آفتاب : 1-15
☆ ہفتہ 20-جولائی غروب آفتاب : 8-16
☆ اتوار 21-جولائی طلوع فجر : 4-39
☆ اتوار 21-جولائی طلوع آفتاب : 6-14

بجلی کی قیمت میں ریکارڈ اضافہ

نیشنل الیکٹرک پاور ریگولیٹری اتھارٹی (نیپرا) نے واپڈا کو بجلی کے نرخوں میں 21 فیصد تک اضافے کی اجازت دے دی ہے۔ بجلی کے نرخوں میں یہ اضافہ یکم جولائی 2002ء سے نافذ العمل ہوگا۔ واپڈا نے نیپرا میں 85 پیسے فی یونٹ اضافے کی پٹیشن دائر کی تھی جس پر نیپرا نے مختلف قسم کے صارفین کیلئے بجلی کے نرخوں میں 21 فیصد تک اضافے کی اجازت دے دی ہے سب سے زیادہ اضافہ زرعی مقاصد کام آنے والے ٹیوب ویلوں میں استعمال ہونے والی بجلی پر ہے۔

معاشرتی بگاڑ ختم کرنے کیلئے عوام حکومت کا ساتھ دیں

گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ ہمارے معاشرے میں عورتوں اور بچوں کو تشدد کا نشانہ بنانے اور قتل کرنے کے سنگین جرائم میں تیزی سے ہونے والا اضافہ انتہائی تشویشناک ہے۔ اس معاشرتی بگاڑ کو ختم کرنے کیلئے پورے معاشرے کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ اور حکومت کا ساتھ دینا ہوگا۔

پنجاب کی زرعی پیداوار سندھ سے زیادہ ہے

پنجاب کو سندھ کے مقابلے میں زیر کاشت زمینوں کے تناسب سے عملی طور پر 35 فیصد تک کم پانی مل رہا ہے۔ اس کے برعکس پنجاب کی گندم کپاس اور دوسری بڑی زرعی پیداوار سندھ کے مقابلے میں چار پانچ گنا زیادہ ہے۔ رپورٹ کے مطابق پنجاب میں مجموعی طور پر زیر کاشت رقبہ تقریباً 25 ملین ہیکٹر ہے جبکہ سندھ کا زیر کاشت رقبہ تقریباً 12 ملین ہیکٹر ہے۔ جو پنجاب کی نسبت 54 فیصد کم ہے۔ اور سندھ کو پنجاب کی نسبت 20 فیصد پانی کم مل رہا ہے۔ زرعی ماہرین کے مطابق پنجاب کو پانی کی کمی کا سامنا ہے اور سندھ کی نہروں میں ضرورت سے زیادہ پانی کے باعث وہاں زمین سیم اور تھور سے بری طرح متاثر ہو رہی ہے۔

سیاسی خاندانوں میں پھوٹ

آئندہ انتخابات میں پنجاب کے متعدد بڑے سیاسی گھرانوں کے افراد ایک دوسرے کے مدمقابل قومی وصوبائی اسمبلی کا الیکشن لڑیں گے۔ قیام پاکستان کے بعد بالخصوص 1985ء سے 1996ء تک تمام انتخابات میں ان سیاسی گھرانوں کے متعدد افراد ایم این اے اور ایم پی اے منتخب ہو کر ایوانوں میں اپنے علاقوں کی نمائندگی کرتے رہے ہیں۔ اور ہر انتخاب میں ان سیاسی خاندانوں کے مثالی اتحاد کے باعث ان کے سیاسی مخالفین کو شکست کا سامنا کرنا پڑا لیکن ضلعی حکومتوں کے انتخابات میں ان سیاسی گھرانوں کے افراد میں اختلافات نے ان کی سیاسی راہیں جدا کر دی ہیں۔ اکتوبر کے انتخابات میں ڈیرہ غازی خان کے لغاری، قصور کے رانا اور خوشاب کے اعوان خاندانوں کے افراد ایک دوسرے کے مقابلے میں الیکشن لڑیں گے۔

نیا آئین اور سیاسی بحرانوں کا حل

صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ مجوزہ آئینی ترامیم کا مقصد ایک پائیدار جمہوری نظام قائم کرنا ہے اور ایک ایسا آئین دینا ہے جس میں سیاسی بحرانوں کا حل موجود ہو۔ وہ عوامی نیشنل پارٹی کے پانچ رکنی وفد سے بات چیت کر رہے تھے۔

CNG کے استعمال میں اضافہ

ملک میں پٹرول کے متبادل 1982ء میں متعارف کرایا جانے والا ایندھن سی این جی (Compress Natural Gass) کے استعمال میں اضافہ ہو رہا ہے۔ پاکستان میں سی این جی استعمال کرنے والی مختلف اقسام کی گاڑیوں کی تعداد 23.7 فیصد ہوگئی ہے یعنی جولائی 2002ء میں یہ تعداد دو لاکھ 65 ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ ملک بھر میں 310 سی این جی اسٹیشن ہیں۔ سی این جی استعمال کرنے والے ممالک میں ارجنٹائن پہلے، اٹلی دوسرے، پاکستان تیسرے، برازیل چوتھے، امریکہ پانچویں اور بھارت چھٹے نمبر پر ہے۔

گھی کی قیمتیں کم ہوگئیں

تھوک مارکیٹ میں گھی کی قیمتوں میں کمی ہوگئی ہے جس سے مارکیٹ میں درجہ اول کی قیمت میں 40 روپے کی کمی سے گھی کا کنستر 860 روپے درجہ دوم 35 روپے کی کمی سے 810 روپے اور درجہ سوئم 30 روپے کی کمی سے 800 روپے کا ہوگیا ہے۔ آئندہ دنوں میں مزید کمی کا امکان ہے۔

عبدالکلام بھارتی صدر منتخب ہوگئے

معروف مسلمان ایٹمی سائنس دان عبدالکلام بھارت کے صدر منتخب ہوگئے ہیں۔ انہوں نے صدارتی انتخاب میں بائیں بازو کی خاتون امیدوار کے مقابلے میں واضح برتری حاصل کی۔ انہیں بھارتی حکمران اتحاد کے علاوہ حزب اختلاف کی کانگرس کی حمایت بھی حاصل تھی وہ 24 جولائی کو صدر نارائن کی مدت پوری ہونے کے بعد صدر کا عہدہ سنبھالیں گے۔ بھارت کی تمام صوبائی اسمبلیوں اور لوک سبھا کے کل 4896 منتخب افراد نے صدارتی انتخابات میں اپنے حق کا استعمال کیا صدر جنرل مشرف نے عبدالکلام کو بھارتی صدر منتخب ہونے پر مبارکباد دی ہے۔ نئے بھارتی صدر عبدالکلام نے ماہی گیر گھرانے میں آنکھ کھولی۔ وہ بھارتی تاریخ میں تیسرے مسلمان صدر بنے ہیں۔ اپنے گاؤں سے پیدل میلوں دور سکول پڑھنے جاتے تھے۔ وزیر اعظم کے سیکورٹی ایڈوائزر بھی رہ چکے ہیں۔ سنسکرت سے پوری طرح آگاہ اور نہرو کے مداح ہیں۔

پاکستان کو دہشت گرد قرار نہیں دے سکتے

امریکہ نے پاکستان کو دہشت گرد ملکوں کی فہرست میں شامل کرنے کے بھارتی منصوبہ کو مسترد کرتے ہوئے مسئلہ کشمیر کے پرامن حل کیلئے بات چیت کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ امریکی وزیر خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ پاکستان دہشت گردی کے خلاف مہم میں امریکہ کا اہم اتحادی ہے۔ جسے نظر انداز نہیں کر سکتے صدر مشرف نے دہشت گردی کے خلاف کئی اہم اور ٹھوس فیصلے کئے ہیں تنازعہ کشمیر پر فریقین صبر وتحمل سے کام لیں۔ بین الاقوامی برادری پاک بھارت تصادم روکنے کیلئے کوشاں ہے۔

لیلا جزیرے پر سپین کا قبضہ

سپین کی فوج نے مراکش کے فوجیوں کو بحیرہ روم کے متنازعہ جزیرہ لیلا سے نکال کر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ جزیرہ غیر آباد اور صرف تیرہ ایکڑ رقبے پر مشتمل ہے جو بین الاقوامی تنازع بن گیا ہے۔ مراکش نے کہا ہے کہ متنازعہ جزیرے لیلا پر سپین کا فوجی قبضہ اعلان جنگ ہے۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے نام ایک خط میں مراکش کی حکومت نے کہا ہے کہ حساس خطے میں سپین کی طرف سے اس قسم کی کارروائی امن وسلامتی کیلئے انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔ یورپی یونین نے سپین، عرب لیگ اور او آئی سی نے مراکش کے موقف کی حمایت کر دی ہے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان اور امریکہ کی طرف سے مصالحت کی کوششیں کی جارہی ہیں۔

عراق کے خلاف ترکی کا تعاون

ترکی کی حکومت نے امریکہ سے کہا ہے کہ 5۔ ارب ڈالر کے قرضے امریکہ معاف کر دے تو ترکی عراق کے صدر صدام کا تختہ الٹنے میں امریکہ کی مدد کرنے کو تیار ہے۔

9 کشمیری جاں بحق اور مسجد کا محاصرہ

بھارتی فوج کے ہاتھوں مختلف علاقوں میں 9 کشمیری جاں بحق ہوگئے ہیں۔ جبکہ مجاہدین کے ساتھ جھڑپوں میں ایک افسر سمیت 3 بھارتی فوجی ہلاک ہوگئے ہیں۔ ڈوڈہ میں بھارتی فوج نے ایک مسجد کا محاصرہ کر رکھا ہے۔

الاحمد الیکٹرک سٹور
ہر قسم کا سامان بجلی، کنسٹرکشن میٹیریل سپیشلسٹ
ڈسٹری بیوشن بکس۔ والٹن روڈ ڈیفنس چوک لاہور
فون دوکان 6661182 گھر 6667882

جبوب مفید اٹھرا
چھوٹی -/50 روپے۔ بڑی -/200 روپے
تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
04524-212434 Fax:213966

سرمہ طفیل
عرق نور
معدہ کیلئے مفید
قیمت -/25
کورس 3 شیشی قیمت -/20
حکیم محمد طفیل c/o کوئٹہ کلاتھ۔ ربوہ
فون 212880

الیکٹرک اور الیکٹرونکس اشیاء کی مرمت
سپیشلسٹ۔ سپلٹ یونٹ کار A.C۔ ونڈو A.C سروس AC ڈیپ فریزر۔ فریج۔ روم کولر۔ واشنگ مشین۔ استری۔ گرینڈر جوسر پیڈسٹل فین سیلنگ فین۔ الیکٹرک وائرنگ وغیرہ۔ ٹی وی آٹو ڈیک۔ آٹو کارٹیپ۔ واک مین ریڈیو ریموٹ کنٹرول سپیکر، کھلونے، امپورٹیڈ چیزیں وغیرہ کم ریٹ پر ریپیرنگ گارنٹی کے ساتھ کروانے کیلئے تشریف لائیں۔ نیز کمپریسر خراب جلا ہوا مرمت یا تبدیل نیا کم ریٹ گارنٹی کے ساتھ کروائیں۔
ٹیکنیکل انجینئرز کول ماسٹر
راجیکی روڈ نزد بیت الاقصیٰ بالمقابل نصرت جہاں اکیڈمی
پروپرائٹر: زاہد محمود طاہر
Mobil-0320-4890361

پروفیسر سعید اللہ خان ایم۔اے ہومیو ڈاکٹر
پرانی اور موذی امراض مثلاً شوگر، دمہ، کینسر، بلڈ پریشر، تپ دق، السر، ایگزیمہ، نرینہ اولاد، لیکوریا، نیز حقہ چھوڑ کورس اور چھوٹا قد کورس کے لئے رابطہ فرمائیں
38/1 دار الفضل ربوہ نزد چونگی نمبر 3۔ فون 213207

جرمن ولو کل ہومیو پیتھک ادویات
جرمن ولو کل ہومیو پیتھک ادویات، مدر ٹنکچرز، پوٹینسیاں، بائیو کیمک ادویات، سادہ ٹکیاں، گولیاں، شوگر آف ملک وغیرہ رعایتی قیمتوں پر دستیاب ہیں۔ نیز 117 ادویات کے جرمن پوٹینسی سے تیار شدہ بریف کیس دستیاب ہیں۔
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ۔ فون 213156